دینی جماعتوں کا اتحاد--- وقت کی اہم ضرورت!

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقوا۔ (الایہ)

اتحاد و اتفاق کی افادیت و اہمیت اور اس کے فیوض و برکات سے آج کون واقف نہیں؟ وہ کام جو فرد واحد کیلئے ناممکن ہو۔ وہ چند افراد مل کر باآسانی کر سکتے ہیں۔ کامیابی و کامرانی کا واحد راستہ اتحاد و اتفاق میں ہی مضمر ہے۔ یہ بات اسلام دشمن اور ملک و ملت کے غدار تو بخوبی جان چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ اسلام کے نام لیوا حق و صداقت کا دعویٰ کرنے والے، دینی جماعتوں کے قائدین اور علماء کرام اس سے غافل ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ اتحاد و اتفاق میں ہی برکت ہے اس کی قوت کا اندازہ بھی ہے پھر نہ جانے کیوں اتحاد و اتفاق کی کوشش نہیں کی جاتی اور کیوں اس سے صرف نظر کیا جارہا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مختلف فکر رکھنے والوں میں اختلاف کی کافی گنجائش ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بہت سارے ایسے مسائل ہیں جس میں سب کا انداز فکر ایک ہے جس میں سب متفق ہیں اور وہ مسائل سب میں مشترک ہیں اور انفرادی طور پر سب اسے حل کرنے کی سعی بھی کرتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ اگر باہمی اتحاد سے اس کے لئے کوشش کی جائے تو یہ کام جلد حل ہو سکتا ہے۔ کسی جماعت کا سربراہ یا قائد اس کیلئے کوشش نہیں کرتا کہ سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر لے۔ مختلف اور متفرق ہونے کی وجہ سے کوئی دینی کام کامیابی و کامرانی سے ہمکنار نہیں ہورہا۔

ایک وہ ہیں جنہیں آج ہم سیاستدان کے نام پر یاد کرتے ہیں۔ جن کی

سوچ سیکولر ہے جو دین سے بیزار ہیں اسلامی شعائر اور علماء کرام سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ معاشرہ میں کئی چہروں سے پہچانے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر منافقت، دھوکہ، فریب اور فراڈ کرتے ہیں۔ جھوٹ پر مبنی گندی سیاست کا کھیل کھیلتے ہیں، شر، جرائم اور فساد کو نہ صرف جنم دیتے ہیں۔ بلکہ اس کی آبیاری اور تحفظ بھی کرتے ہیں۔ وطن عزیز میں عدم استحکام کا سبب بنتے ہیں۔ بڑی بے شرمی سے نت نئے نام اور چہرے لیکر سیاسی اکھاڑے میں اترتے ہیں اور ہمیشہ کی طرح ذلت ورسوائی کی سیاہی چہرے پر لگا کر کسی اور شکار کی تلاش میں چل نکلتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ بوقت ضرورت ماضی کی تمام تلخیوں، انتخابی رنجشوں، ایک دوسرے پر ذاتی حملوں کو بھلا کر بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی سے ایک میز پر بیٹھ جاتے ہیں اور یہ شیطانوں کے گماشتے چند لمحوں میں خیر کے خلاف اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ شر اور فساد کیلئے اتحاد کر لیتے ہیں۔ ان کی کوشش ایک، ان کی جدوجہد واحد ہوتی ہے دین اسلام کے خلاف بیان بازی داعیان حق کے خلاف ہرزہ سرائی، شعائر اسلام کے خلاف ان کی زبان دراز سے دراز ہوتی چلی جاتی ہے۔ اپنے وقتی اور دنیاوی مفادات کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرتے ہیں۔ کوئی انا کا مسئلہ نہیں بناتا۔ کوئی عذر نہیں کرتا اور سب کے سب ملکر اتحاد و اتفاق سے پاکستان میں اسلامی شعائر اور اس کے تصور کو ختم کرنے پر متفق ہیں۔

ایک ہم ہیں جو انبیاء کرام کے وارث ہونے کا دعویٰ کرنے والے، دین اسلام کی حرمت پر مر مٹنے والے، علماء کرام اور قائدین ملت جواب تک بھی اس راز کو نہ پاسکے کہ یہ سب کا اتحاد کس کے خلاف ہے؟ اور یہ ہماری آپس کی تلخ نوائی کس کے حق میں ہے؟ وہ تو دنیا کی خاطر مل بیٹھیں اور یہ آخرت کے حصول اور دین کی سربلندی کیلئے آپس میں دست و گریباں ہوں تو کیوں؟۔

حالانکہ دینی جماعتوں کو اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ایسا ضابطہ اخلاق

ضرور مرتب کرنا چاہیے تھا اور ایسے مسائل کی نشاندہی کر لینی چاہیئے تھی جس میں ان کا اتفاق و اتحاد ہو۔ ان کے حصول کیلئے مشترکہ عملی جدوجہد کرنی چاہیئے تھی اور کم از کم لادینی اور سیکولر نظریات کی حامل جماعتوں کے خلاف اپنا ایک مضبوط اسلامی بلاک بنانا چاہیئے تھا تاکہ ان کا ہر میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکے۔ الکفر ملۃ واحدۃ کے مصداق اسلام دشمن جماعتوں کا سب سے بڑا ہدف اسلام کے عالمگیری اور ابدی تصور کو لوگوں کے ذہنوں سے نکال کر اسلام کے متعلق نفرت علماء کرام سے بیزاری اور اس کی جگہ سیکولر اور ملحدانہ نظریات کو اجاگر کرنا ہے۔ اس کے لئے وہ دن رات مصروف عمل ہیں۔ اللیل و النہار وہ غور و فکر میں ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ منزل سے بھٹک کر دور بہت دور جا چکے ہیں۔ زیادہ نہیں تو کم از کم ان قوتوں کے خلاف ہی ایک اتحاد قائم کیا جاتا۔ ور مل کر دشمنان اسلام کو دندان شکن جواب دیا جاتا۔ یقیناً وہ لوگ اگر کسی قوت سے خوف زدہ ہیں تو وہ دینی جماعتیں ہیں۔ اسی لئے ان کا دوسرا ہدف یہی جماعتیں اور ان کے قائدین بنتے ہیں۔ ان کے خلاف بیان بازی علماء کرام کے خلاف توہین آمیز کلمات آئے دن اخبارات کی زینت بنتے ہیں۔ اور افواہوں اور غلط فہمیوں کے ذریعے ان کے درمیان نفرت کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کیا جاتا ہے۔ تاکہ یہ آپس میں نہ مل بیٹھیں اتحاد و اتفاق سے کوئی موثر تحریک نہ شروع کر دیں۔ ان کے کارندے دن رات محلوں، قصبوں، شہروں اور صوبوں میں بڑی جانفشانی سے کام کرتے ہیں۔ اور ہمارے معزز علماء کرام بڑی آسانی سے ان کے آلہ کار بن جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ ہے کہ دینی جماعتوں کا آج تک کوئی موثر اتحاد قائم نہ ہو سکا۔ اس کا خاطر خواہ فائدہ ان کے مخالفین نے اٹھایا۔

یہ دینی جماعتیں اتنی بڑی قوت ہیں۔ جس کا اندازہ مخالفین کو تو ہے مگر اپنوں کو نہیں۔ ہر مبلغ اور خطیب کسی نہ کسی دینی جماعت سے وابستہ ہوتا ہے اور ہر آٹھویں روز وہ خطبہ دیتا ہے جس میں لوگوں کو حالات حاضرہ سے متعلق آگاہی دیتا

ہے ان کی ذہن سازی کرتا ہے۔ سیاسی جماعتوں کے دس جلسوں پر اس کا ایک خطبہ جمعہ فوقیت رکھتا ہے اے کاش ہمارے دینی جماعتوں کے اکابرین اس نکتہ کو سمجھ لیں اور آپس میں اتفاق و اتحاد کی کوشش کریں۔

لیکن اب تو بد قسمتی سے دینی جماعتوں کے اندر اور بہت سارے محاذ بنے ہوئے ہیں ایک مکتبہ فکر کی دس دس جماعتیں وجود میں آ چکی ہیں۔ ان کی توانائیاں ان کی صلاحتیں ان کے تجربے کسی کے خلاف نہیں بلکہ آپس میں تفریق کو بڑھانے نفرتوں کی خلیج کو زیادہ کرنے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں صرف ہو رہے ہیں۔ قوم کا پیسہ مختلف ذرائع سے اکٹھا کر کے ظاہری شو منعقد کرانے اپنی قوت کا اظہار کرنے اور دوسروں کو شکست کا احساس دلانے پر بے دریغ خرچ ہو رہا ہے۔ خاص کر اہلحدیث مکتبہ فکر کی تمام جماعتوں کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ انتہائی سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر غور و فکر کریں۔ اے علماء کرام اے وارثان انبیاء کرام اے قائدین جماعت اپنے باہمی اختلافات، عداوتوں اور رقابتوں کو اتنا طول نہ دو اور ان وقتی خلفشار کو دوام نہ بخشو کہ نئی نسل کے درمیان ہمیشہ کیلئے خلیج پیدا ہو جائے۔ اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر، اسلام کی سربلندی اور کتاب و سنت کی بالادستی کی خاطر قربانیاں دو اپنی انا کو مٹاؤ ذاتی رنجشوں کو ختم کرو اور کتاب و سنت کی طرف لوٹ آؤ۔

● اے علماء کرام بدگمانیوں سے بچو اس کے خطرناک نتائج تم سے بہتر کون جانتا ہے۔ صلہ رحمی اور حسن ظن کو عام کرو اس کے ثمرات اور فوائد آپ سے بہتر کون جانتا ہے۔

● تمہارے سارے مسائل مشترکہ ہیں۔ تمہاری دعوت و فکر ایک ہے۔ تمہاری منزل ایک ہے تمہاری جستجو ایک ہے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا۔ آپ کس کے بہکاوے میں آگئے۔ یہ آپس میں دست و گریباں یہ حصول جاہ کی دوڑ یہ

بندی یہ ظاہری نمود و نمائش! کب سے آپ کے پاس اتنا وقت آ گیا۔ کیا آپ نے کتاب و سنت کی دعوت کو عام کر دیا۔ کیا لوگوں کے عقائد درست کر دیئے۔ کیا عوام الناس نار جہنم سے چھٹکارا پا چکے کیا آپ نے دعوت کا حق ادا کر دیا۔ کیا آپ نے اپنے اہداف کو حاصل کر لیا۔ یہ قیمتی لمحات اسی کش مکش میں گزار دو گے۔ یہ خوبصورت زندگی اور اس کی تمام تر توانائیاں ایک دوسرے کو نیچا دیکھانے میں صرف کر دو گے۔

اے داعیان حق اگر موجودہ سیاسی لیڈر محض دنیاوی اور حصول اقتدار کیلئے ایک لمحہ میں اپنا ماضی بھول سکتے ہیں اور باہمی گفت و شنید کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھتے ہیں۔ تاکہ مقصد کے حصول میں مشترکہ جدوجہد کریں۔ خدا کی قسم تم ان سیاسی کھلنڈروں سے بدرجہا افضل ہو۔ تم وارث منبر و محراب ہو کیا تم اللہ کی رضا کیلئے اپنی آخرت کیلئے اور اللہ کے سامنے سرخرو ہونے کیلئے ماضی کی تلخیوں ناچاقیوں اور کوتاہیوں کو بھول نہیں سکتے۔ اور باہمی اتحاد و اتفاق کا اعلان نہیں کر سکتے۔ کتاب و سنت کی بالادستی اور اسلام کی سربلندی کیلئے اپنی انا کی قربانی نہیں دے سکتے۔ یقین جانیئے ہر درد دل مسلمان کی یہی تمنا اور آرزو ہے کہ کب انہیں صلح کا مژدہ سنایا جائے۔ کیونکہ زندگی کے ٹمٹاتے چراغ نہ جانے کب گل ہو جائیں اور اللہ کے حضور نفرتوں اور کدورتوں کے ساتھ پیش ہوں۔

اے قائدین جماعت:۔ اس سے پہلے کہ جذبات ٹھنڈے ہو جائیں صلاحیتیں زنگ آلود ہو جائیں، توانائیاں کمزور پڑ جائیں اور موتیوں کی یہ مالا بکھر جائے اعلان جہاد کر دو! اپنی انا کے خلاف، خودغرضی کے خلاف، شر و فساد کے خلاف، نفرت اور کدورت کے خلاف، بدگمانیوں کے خلاف، اور قوم کو اتحاد و اتفاق کی نوید سنا دو باہمی پیار و محبت شفقت و الفت کا مژدہ سنا دو کہ اسی میں کامیابی و کامرانی ہے اسی میں فلاح ہے اور یہی راہ نجات ہے۔ اللہم وفقنا بما تحبہ و ترضاہ۔